



ایک دلچسپ حقیقی ماکلمہ

# موجودہ حکام اور باطل نظام

(ایک خارجی کی عجیب و غریب بوکھلاہٹ)

شیخ ابوہذیفہ انصاری



f / RaddFitan

@ AI\_Fitan

@ raddefitan

www.alfitan.com

موجودہ حکام اور انکے باطل  
نظام / ایک خارجی کی عجیب  
وغریب بوکھلاہٹ



ایک دلچسپ حقیقی ماکلمہ

# موجودہ حکام اور باطل نظام

(ایک خارجی کی عجیب و غریب بوکھلاہٹ)

شیخ ابوہذیفہ انصاری



f / RaddFitan

@ AI\_Fitan

@ raddefitan

www.alfitan.com

موجودہ حکام اور انکے باطل نظام  
ایک خارجی کی عجیب وغریب

## بوکھلا ہٹ

### الشیخ ابو حذیفہ انصاری حفظہ اللہ

کچھ عرصہ قبل ایک خارجی فکر کے حامل شخص سے واسطہ پڑ گیا۔ میں اسے کافی پرانا جانتا تھا اور اکثر اوقات ہماری حکام، قتال، خروج جیسے موضوعات پر تفصیلی ابحاث بھی ہو چکی تھیں اور ہر مرتبہ وہ مجھ سے آئندہ دلائل دکھانے کا کہہ کر مجلس کو سمیٹ دیتا۔ اس کے اس رویے پر میں بھی خوش تھا کہ بال ہر مرتبہ اسی کے کورٹ میں رہ جاتا۔

لیکن اس مرتبہ جب واسطہ پڑا تو وہ پھول نہ پید سما رہا تھا۔  
**مجھ سے دیکھتے ہی کہتا :** کہ جناب، آج میں آپ کی سب سے بڑی مصروفیت ہو، میں نہ مسکرا کر ٹھیک رہتا جناب۔

پھر اس نے بلا تاخیر و تمہید بحث کا انداز اختیار کر لیا۔ وہ مجھ سے کہنے لگا کہ جناب آپ کہتے ہیں کہ صحیح مسلم کی کتاب الامارہ اور دیگر کتب احادیث میں امت مسلمہ کو، جن قسم کے حکام کے حوالے سے رہنمائی کی گئی ہے اور جس دور کی طرف اشارہ کر کے رہنمائی کی گئی ہے، میں ان سے پہلے کرتے ہوئے، انہیں احادیث مبارکہ سے رہنمائی لینی چاہیے۔

**میں نے کہا :** جی بالکل درست، متبع قرآن و سنت کو ایسا ہی زیب دیتا ہے۔

**وہ خارجی فکر کا حامل شخص طنزاً مسکرا کر بولا :** ارے جناب، وہ تمام احادیث شرعی حاکم کے بارے میں ہیں!

یعنی کہ خلیفہ المسلمین نے کہ موجودہ بادشاہ و جمہوری (غیر شرعی) حکام کے بارے میں

وہ اپنے اس فہم پر بڑا خوش تھا اور میری طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا کہ جیسے میں ابھی اس کے

موقف کے حق ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے ، اسکا شکر یہ ادا کرو گا ، ہا واقعہ میں نہ تو کبھی ! اس جانب سوچا ہی نہیں

لیکن سبحان اللہ ، شک حق اللہ تعالیٰ کے پاس

میں نہ اس کے : کہ برائے کرم مجھ شرعی حاکم کی تعریف زرا کھل کر سمجھا دی؟

وہ خارجی فکر کا حامل شخص بڑے اطمینان سے گویا ہوا اور کہتا :

ارہائی ، ایسا حاکم ، جو قرآن و سنت پر عامل ہو اور اپنی ریاست یا ملک میں اسے قائم کرنے والا ہو ، اسے شرعی امیر یا حاکم کہتے ہیں ، اور صحیح مسلم کی کتاب الامارہ یا دیگر کتب میں ایسے ہی حکام کے بارے میں آتا ہے کہ اگر وہ کبھی تم پر ظلم بھی کر بیٹھیں یا حق تلفی کریں یا کوڑے برسائیں تو ان پر صبر کرنا اور جو قرآن و سنت اور شریعت کے خلاف یا علاوہ چلے وہ غیر شرعی حاکم ہیں ، اور یہ احادیث ان کے بارے میں گزرتی ہیں !

سبحان اللہ ، اس کی یہ تعریف اور تشریح سن کر میں مسکرانے سے نہ رک پایا

وہ میری مسکراہٹ سے تھوڑا سا گھبرایا اور بولا :

جناب ، یہ ہنسی آپ کے منہ شیطان کے آل رہا ہے

میں نہ کہتا : لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ (وہیں درحقیقت تھا ایسا ہی ، کیونکہ مجھ خود اسی نے (ہنسیا تھا

بہرحال ، میں نے موضوع سے ہٹنے اور اس ذاتی وار کا جواب دینے کی بجائے ، گفتگو کو آگے بڑھایا

میں نہ اس کے : کہ او اللہ کے بندے کیا تو نہ وہ احادیث پڑھی ہیں؟؟؟

وہ کہتا : ہا بالکل ، کیا آپ صرف خود کو ہی اس

! قابل سمجھتا ہو

میں نے کہا: جناب! ترش مزاجی کی ضرورت نہیں ہے مجھے  
اپ کی تشریح سے لگا کر جیسے آپ نے وہ احادیث  
! سے دیکھی ہی نہیں ہیں

وہ بولا کیا مطلب؟

میں نے کہا: کہ جناب، نوٹ فرمائیے، جو تعریف آپ  
نے شرعی حاکم کی کی ہے، وہاں موجود اکثر احادیث  
انکے بارے تو ہیں ہی نہیں!  
بلکہ آپ کی تعریف کے مطابق، وہ تمام "غیر شرعی  
حکام" اور ان کے ساتھ معاملہ کرنے پر وارد ہوئی  
ہیں!

: پھر میں نے اسے مختلف روایات کے اقتباسات دکھائے

: ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا 1

عَلَيْهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ  
وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَهُ، إِلَّا  
أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِنْ أُمِرَ  
«بِمَعْصِيَةٍ، فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ»

ایک مسلمان پر سماع و اطاعت فرض ہے چاہے اسے پسند  
ہو یا نا پسند ہو، الا یہ کہ اگر اسے نافرمانی کا  
حکم دیا جائے، اگر امیر اسے نافرمانی کا حکم دے  
تو نہ تو اس پر سننا ہے او نہ ماننا ہے

(بخاری 7144، مسلم: 1839 الفاظ مسلم کے ہیں)

حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے کہ وہ فرماتے 2  
: میں نے کہا آپ نے فرمایا

عَنْ أَبِي سَلَامٍ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ  
بْنُ الْيَمَانِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
إِذَا كُنَّا بِشَرٍّ، فَجَاءَ اللَّهُ بِخَيْرٍ،  
فَنُحِنُّ فِيهِ، فَهَلْ مِنْ وِرَاءِ هَذَا  
الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: هَلْ

وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرُّ خَيْرٌ؟ قَالَ :  
 «نَعَمْ»، قُلْتُ : فَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ  
 الْخَيْرُ شَرٌّ؟ قَالَ : «نَعَمْ»، قُلْتُ :  
 كَيْفَ؟ قَالَ : «يَكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ لَا  
 يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ ، وَلَا يَسْتَنُونَ  
 بِسُنَّتِي ، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رَجَالٌ  
 قَلْبُوبُهُمْ قَلْبُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثَمَانَ  
 إِنْزَسَ» قَالَ : قُلْتُ : كَيْفَ أَصْنَعُ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ ، إِنْ أَدْرَكَتُ ذَلِكَ؟ قَالَ :  
 «تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِأَمِيرٍ ، وَإِنْ ضُرِبَ  
 ظَهْرُكَ ، وَأَخِذَ مَالُكَ ، فَاسْمِعْ  
 » وَأَطِعْ»

میرے بعد ایسے امام ہو گئے جو نہ تو میری سنت پر  
 چلیں گے اور نہ میرے طریقے کی پیروی کریں گے

(مسلم: 1847)

□ علقمہ بن وائل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں  
 : □ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ ،  
 عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلَ سَلَمَةَ بْنَ  
 يَزِيدَ الْجَعْفِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ ،  
 أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتِ عَلَيْنَا أَمْرَاءٌ  
 يَسْأَلُونَنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَنَا حَقَّنَا ،  
 فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ  
 سَأَلَهُ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ فِي  
 الثَّلَاثِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ ، فَجَذَبَهُ  
 الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ ، وَقَالَ : «اسْمَعُوا  
 وَأَطِيعُوا ، فَإِنَّ مَا عَلَيْكُمْ مِنْ  
 » حُمِّ لُؤَا ، وَعَلَيْكُمْ مِنْ حُمِّ لُؤَا

سلم بن یزید الجعفی نے رسول اللہ سے سوال کیا ،

: و کتتہ ید ک : م ن ک

اللہ کہ نبی اگر ہم پر ایسے امراء مسلط  
جائیں جو ہم سے اپنا حق مانگیں اور ہمارا حق  
روکیں تو ایسی صورت میں آپ میں کیا حکم دیتے  
ہیں؟

(مسلم: 1846)

: ام سلمہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا 4

سَتَكُونُ أُمَّرَاءُ فَتَعْرِفُونَ  
وَتُنذِرُونَ ، فَمَنْ عَرَفَ بَرِيئًا ، وَمَنْ  
أَنْكَرَ سَلِمَ ، وَلَكِنَّ مَنِ رَضِيَ  
وَتَابَعَ « قَالَ وَآ : أُولَئِكَ تِلْهُمُ ؟  
« قَالَ : لَا ، مَا صَلَاةٌ »

عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کی بعض باتیں تمہیں  
اچھی لگیں گی اور بعض بری ، چنانچہ تو جوان کی غلط  
باتوں کو پہچان لے اس کا ذمہ بری ہو گیا ،  
ہیں

(صحیح مسلم: 1854)

**پھر میں نے کہا :** کہ ان روایات میں جن حکام کا  
ذکر ہے ، وہ آپ کی تعریف و تشریح کے مطابق غیر  
شرعی ہوں ، جبکہ اسلام کے مطابق وہ مسلمانوں کے  
حاکم ہیں اور انہی سے برتاؤ کے بارے اسلام نے  
باقاعدہ رہنمائی کی ہے

وہ اچانک پریشان ہوا ، ہوتا بھی کیوں نا؟ اس کا  
خوشنماء فہم جل کر بھسم ہو چکا تھا

اس نے فوراً اپنی جیب سے موبائل نکالا اور کسی کو  
کال ملانے لگا

جب کسی نے آگ سے فون اٹھایا تو اس نے ایک ہی  
سانس ساری صورتحال سے آگاہ کیا ، جو ابھی ابھی  
اس پر بیٹی! سبحان اللہ ، فون پر دوسری جانب موجود  
شخص بھی کوئی بلا شاطر خارجی تھا

اس نے اس موضوع پر یکسر پینترا بدلتے ہوئے اس خارجی فکر کے حامل شخص سے کہا کہ آپ ان سے کہو کہ حاکم چلیے جیسا بھی ٹھیک ہے، میں اس کے ساتھ شریعت کے مطابق ہی چلنا چاہیے لیکن یہاں مسئلہ حاکم کے شرعی یا غیر شرعی ہونے کا نہیں ہے اور نہ ہی ہم اس بنیاد پر ان کی تکفیر اور ان سے جنگ کرتے ہیں، بلکہ ہماری لڑائی تو اس ”باطل نظام“ کی وجہ سے ہے، جو انہوں نے قائم کر رکھا ہے اور مسلط کر رکھا ہے اور جتنی بھی احادیث ہیں وہ حکام کے بارے میں مگر نظام کا ان میں تذکرہ نہیں ہے!

! سبحان اللہ

جب اس شخص نے فون بند کر کے دوبارہ اپنی گھبراہٹ سنبھالتے ہوئے مجھ پر یہ سوالات داغے تو یقین کیجئے، اس مرتبہ میں مسکرایا نہیں بلکہ ہنس رہا تھا میرا تو قہقہے ہی نکل گیا۔ بحال، میں نے مشکل خود کو قابو کرتے ہوئے اس سے التماس کی کہ چلیے مجھ سے بتا دیں کہ باطل نظام کی تعریف کیا ہوتی ہے؟؟؟

وہ خارجی فکر کا شخص جھٹ سے بولا:  
وہ نظام جو قرآن و سنت کے خلاف ہو، کافروں کی خواہشات کے مطابق ہو وغیرہ وغیرہ

میں نے کہا: آپ کی تعریف تو ٹھیک ہے مگر آپ اور آپ کے فون پر موجود ”خفیہ شیخ“ کی عقل لگتا ہے گھاس چرنے گئی ہوئی ہے

اتنے میں وہ غصہ سے بولا کہ آپ ذاتیات پر حملہ کی بجائے، اس بات کا جواب دیجئے

میں نے کہا: اللہ نے ہمیشہ حق کو ہر دور میں واضح کیا ہے، اور آج تم پر ان شاء اللہ میں بھی اپنا رب کی توفیق سے واضح کر دیتا ہوں

میں پھر وہی احادیث مبارکہ اس کو دکھائیے اور وہ مقامات دکھائے، جہاں باقاعدہ اسکے مطابق ”غیر

شرعی، حکمرانوں کے علاوہ اسی کی تعریفات کے عین مطابق باطل نظاموں کا بھی تذکرہ موجود ہے، لیکن اس کے باوجود ایک عام مسلم مومن کو حاکم سے کیسا برتاو رکھنا چاہیے، اس جانب خوب رہنمائی کی گئی ہے

: میں نے اسے مذکورہ مقامات دکھلائے

1

عَنْ أَبِي سَلَامٍ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ زِلْنَا كُنْزًا بَشَرًا، فَجَاءَ اللَّهُ بِخَيْرٍ، فَنُحِنُ فِيهِ، فَهَلْ مِنْ وَّرَاءِ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: «يَكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ، وَلَا يَسْتَنْدُونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رَجَالٌ قَلُوبُهُمْ قَلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثَمَانِ إِنْسٍ» قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ أَدْرَكَتُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ، وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ، وَأَخَذَ مَالُكَ، فَاسْمِعْ وَأَطِعْ»

میرے بعد ایسے امام ہوں گے جو نہ تو میری سنت پر چلیں گے اور نہ میرے طریقے کی پیروی کریں گے

(مسلم: 1847)

2

قَالَ: «يَكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ، وَلَا يَسْتَنْدُونَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَوَسَّيْقُومٌ فِيهِمْ رَجَعَالٌ  
 قَلْبُهُمْ قَلْبُ الْوَبِّ الشَّيْطَانِيْنَ فِي جَنَّتِهِمْ إِنَّ  
 «إِنْسِ»

قَالَ : قُلْتُ : كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 اللَّهُ ، إِنَّ أَدْرَكَتُ ذَلِكَ ؟

قَالَ : «تَسْمِعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ ،  
 وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ ، وَأَخَذَ مَالُكَ ،  
 «فَأَسْمِعْ وَأَطِعْ»

آپ نے فرمایا : ایسے لوگ (حاکم) پیدا ہو گے جن  
 کے جسم انسانوں کے ہو گے اور دل شیطان کے

میں نہ کہے : اللہ کے رسول! اگر میں ایسے  
 لوگوں کو پالوں تو کیا کروں؟

: آپ نے فرمایا

حاکم وقت کی سنو اور اس کی اطاعت کرو، اگرچہ  
 تمہاری پیٹھ پر کوڑے مارے اور تمہارا سارا مال لے  
 لے پھر بھی تم اس کی بات سنو اور اطاعت  
 کرو

(مسلم: 1847)

: ام سلمہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا 3

سَبِّتْ كُونُ أُمَّرَاءُ فِتْعَةٌ فُؤُونُ  
 وَتُنْذِرُونَ ، فَمَنْ عَرَفَ بَرِيئًا ، وَمَنْ  
 أَنْكَرَ سَلِيمًا ، وَلَكِنَّ مَنِ رَضِيَ  
 وَتَابِعَ «قَالَوا: أَفَلَا نُنْقَاتِلَهُمْ؟  
 «قَالَ : لا ، مَا صَلَاوا»

عنقریب ایسے امراء ہو گے جن کی بعض باتیں تمہیں  
 اچھی لگیں گی اور بعض بری ، چنانچہ تو جوان کی غلط  
 باتوں کو پہچان لے اس کا ذمہ بری ہو گیا،

(صحیح مسلم: 1854)

میں نے کہا جناب ، اپنی آنکھیں اور دماغ کھول کر دیکھ لیں کہ رسول اللہ ﷺ ، جہاں حکام کے خود فاسق و فاجر اور ظالم ہونے کا بتلا رہے ہیں ، وہی ان کے نظاموں کو بھی واضح فرما رہے ہیں کہ وہ قرآن و سنت کو چھوڑ کر دیگر نظاموں پر حکومتیں چلائیں گے آپ ﷺ نے حتیٰ کہ یہاں تک فرما دیا کہ ان کے دل شیطان کے ہونے گئے ، یعنی وہ شیطانی طریقہ کار اور نظاموں کو نہ صرف دلدادہ بلکہ انہیں مسلط بھی کریں گے

لہذا ، آپ کے دونوں ہی دعوے (حاکم غیر شرعی کے پھر بعد میں نظام باطل کے ، اس لئے ہم انکی اطاعت سے نکلتے ، انکی تکفیر اور پھر خروج کرتے ہیں ) بے دلیل اور نفسانی خواہشات پر مبنی ہیں اور اسلام ان سے بری ہے

اور پھر میں نے اس کے رسالے "حکام وقت کی اطاعت احادیث نبویہ کی روشنی میں" ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا ، کہ جاؤ اور اسے پڑھو ، زندگی رہی تو آئندہ ضرور ملاقات ہوگی اللہ حافظ